اسلامیات لازمی

باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

(الف) قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

(مشقی مختصر سوالات کے جوابات)

1. قرآن مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے قیامت تک رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

2. قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے، اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے ا

3. حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس طرح متحد کیا؟

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مختلف قراء توں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

(اضافی اہم سوالات اور ان کے جوابات)

1. لفظ قرآن کے معنی بیان کریں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ AL-BASHEER Academy

لفظ قرآن "قراء" سے ہے جس کے معنی "پڑھنے" کے ہیں۔ چونکہ قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی واحد کتاب ہے، اس لیے اسے "قرآن" کہا جاتا ہے

-

2. قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟ا

للہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں" (سورۃ الحجر: 9)۔

3. نبی کریم ﷺ کے دور میں قرآن مجید کی تدوین کا طریقہ کار کیا تھا؟

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ عہد رسالت ہی میں مکمل قرآن مجید پتھر کی سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ہڈیوں پر لکھا جا چکا تھا۔

4. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآن مجید کے سیکڑوں حفاظ کرام شہید ہو گئے۔ یہ محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔

5. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے کس کو منتخب کیا؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا اور اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے مشہور قاری قرآن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔

6. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود رہا؟

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شکر کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر وہ اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔" (سُورَۃُ اِبراھیم: 7)

سوال نمبر 5: عملی زندگی میں شکر گزاری کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے۔ اس سے اسے یہ احساس ہو گا کہ اس کے رب نے اسے زیادہ عطا کیا ہے، اور یہی جذبہ اسے شکر گزاری کی طرف راغب کرے گا۔

---

(2) امانت و دیانت

اضافی سوالات

سوال نمبر 2: امانت و دیانت کا وسیع مفہوم کیا ہے؟

جواب: امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں بلکہ اسلام میں اس کا تصور بہت وسیع ہے۔ سب سے بڑی امانت اللہ تعالیٰ سے کیا گیا وہ عہد ہے جسے پورا کرنے کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حقوق اللہ، حقوق العباد، راز کی حفاظت، اور مشورے میں خیر خواہی بھی امانت کی مختلف صورتیں ہیں۔

سوال نمبر 3: قرآن مجید میں امانت کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ **جواب:** قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے امانتوں کو ان کے حقداروں تک پہنچانے کا واضح حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔" (سُورَۃُ النِّسَاء: 58)

سوال نمبر 4: حدیث کی روشنی میں امانت اور ایمان کا کیا تعلق ہے؟

جواب: حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں امانت اور ایمان کا گہرا تعلق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں۔" (مسند احمد: 12410) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانت داری ایمان کی ایک لازمی شرط ہے۔

سوال نمبر 5: نبی کریم ﷺ کی امانت و دیانت کی ایک مثال دیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ امانت و دیانت کا عملی نمونہ تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں، جو آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں تاکہ وہ انہیں ان کے مالکوں تک پہنچا دیں۔

---

(3) اخلاص و تقویٰ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: رسول اللہ ﷺ کے اخلاص و تقویٰ کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کے اخلاص و تقویٰ کی بہترین مثال یہ ہے کہ جب اہل مکہ نے آپ ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکنے کے لیے مال و دولت اور سرداری کی پیشکش کی تو آپ ﷺ نے اللہ کی رضا کے لیے ان سب کو ٹھکرا دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا کہ "اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں دعوتِ دین سے باز نہیں آؤں گا۔"

اضافی سوالات

سوال نمبر 2: اخلاص اور تقویٰ کی تعریف کریں۔

جواب: اخلاص کا معنی خالص بنانا ہے۔ اس سے مراد ہر عمل کا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔

تقویٰ کا لفظی معنی ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا ہے۔ یہ دل کی ایسی حالت کا نام ہے جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے انسان کو نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

سوال نمبر 3: قرآن مجید نے عزت کا معیار کس چیز کو قرار دیا ہے؟

جواب: قرآن مجید نے عزت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔" (سُورَۃُ الحُجُرات: 13)

سوال نمبر 4: اخلاص کے بغیر کیے گئے عمل کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: اخلاص کے بغیر کیا گیا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا۔ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور اگر نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جائے تو اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتی۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

- **چاندی:** ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی۔
- **جانور:** پانچ اونٹ، 30 گائے / بھینسیں، یا 40 بکریاں۔
- **نقدی و مالِ تجارت:** ان کی مالیت اگر ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی اڑھائی فیصد (2.5%) سالانہ زکوٰۃ فرض ہے۔

حصہ چہارم: حج اور قربانی

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔ **جواب:** قربانی کے حوالے سے دو اہم احکام یہ ہیں:

1. **وقتِ قربانی:** قربانی عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد کی جا سکتی ہے، نماز سے پہلے کی گئی قربانی شمار نہیں ہوگی۔
2. **قربانی خود کرنا افضل ہے:** اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، تاہم اگر کوئی خود ذبح نہ کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا مسلمان بھی اجازت لے کر ذبح کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 2: حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: حج اور عمرہ کے سفر میں حجاج کرام کو بہت سے مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے، جس سے ان کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چند اہم مقامات یہ ہیں:

- **حرمین شریفین:** حجاج کرام کو حرم مکی (خانہ کعبہ) اور حرم مدنی (مسجد نبوی) کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔
- **خانہ کعبہ:** وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور اس سے لپٹ کر دعائیں مانگتے ہیں۔
- **روضہ رسول ﷺ:** مدینہ منورہ میں وہ روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔
- **دیگر تاریخی مقامات:** اس کے علاوہ انہیں مکہ، مدینہ اور طائف میں سیرتِ طیبہ سے وابستہ دیگر مقامات کی زیارت کا موقع بھی ملتا ہے۔

سوال نمبر 3: امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: حج ملتِ اسلامیہ کے اتحاد، بھائی چارے اور اجتماعیت کا سب سے بڑا عملی مظہر ہے۔ حج کے دوران دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان رنگ، نسل، زبان اور قومیت کے فرق کو مٹا کر ایک جیسا لباس (احرام) پہنتے ہیں، ایک ہی جیسے کلمات (تلبیہ) زبان سے ادا کرتے ہیں، اور ایک ہی مرکز (کعبہ) کا طواف کرتے ہیں۔ یہ منظر عالمگیر اسلامی اخوت کا بے مثال نمونہ ہے اور مسلمانوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ سب ایک امت ہیں۔ حج کے دوران لڑائی جھگڑے سے منع کیا گیا ہے، جس سے باہمی ہمدردی اور یگانگت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

اضافی اہم سوال

سوال نمبر 4: قربانی کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: قربانی کا اصل فلسفہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور اس کی رضا کے لیے اپنی سب سے عزیز خواہشات کو قربان کرنے کے جذبے کا اظہار ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی پیروی ہے جنہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا عزم کیا۔ یہ عمل اس بات کا عہد ہے کہ اگر اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو ایک مومن اس سے دریغ نہیں کرے گا۔

باب 3: سیرت نبوی ﷺ

---

(1) فتح مکہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرماتے ہوئے قریش مکہ سے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔"

سوال نمبر 2: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا سعادت نصیب ہوئی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جس سے آپ ﷺ بتوں کو گراتے جاتے اور قرآن مجید کی آیت "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ" کی تلاوت فرماتے رہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

1. حدیث نبوی کی تعریف اور اہمیت بیان کریں۔

حدیث کے لفظی معنی "بات اور گفت گو" کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی ایسا کام جو آپ ﷺ کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیث نبوی کہلاتا ہے۔ احادیث مبارکہ دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور رشد وہدایت کا ذریعہ ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث نبوی اہم ذریعہ ہے۔

(اضافی اہم سوالات اور ان کے جوابات)

1. قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث نبوی کی اہمیت کیا ہے؟

قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث نبوی اہم ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا اہم مقصد قرآن مجید کی تشریح وتفسیر اور اس کا عملی نمونہ فراہم کرنا ہے۔

2. ہم بطور مسلمان نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو اپنی زندگی کے لیے عملی نمونہ کیوں بنائیں؟

بطور مسلمان ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو اپنی زندگی کے لیے عملی نمونہ بنائیں۔ ہماری زندگی نبی اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کے مطابق ہونی چاہیے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

3. اللہ تعالی نے سورۃ الحشر میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

ارشاد باری تعالی ہے: "اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ" (سورۃ الحشر: 7)۔

4. کبیرہ گناہوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا"۔

5. علم، رزق، اور عمل کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا دعا سکھائی؟

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں" (سنن ابن ماجہ: 92)۔

6. طاعون کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا تعلیمات دیں؟

نبی کریم ﷺ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا جب کسی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ ہو تو وہاں سے (اندر) نہ جاؤ" (جامع ترمذی: 1025)۔

7. اللہ تعالی کن چیزوں کو ناپسند کرتا ہے؟

اللہ تعالی تمہارے لیے قیل وقال (فضول باتوں)، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

8. کھیتی باڑی اور درخت لگانے کے ثواب کے بارے میں حدیث بیان کریں؟

"کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے" (صحیح بخاری: 2320)۔

9. ایمان والے کو پڑوسی، مہمان اور اچھی بات کے بارے میں کیا ہدایت دی گئی ہے؟

"جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے" (صحیح بخاری: 6018)۔

10. رشوت دینے والے اور لینے والے کے بارے میں کیا وعید ہے؟

"رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے"۔

11. قرآن مجید کی وجہ سے لوگوں کے اونچا ہونے اور نیچے گرنے کے بارے میں کیا حدیث ہے؟

"اللہ تعالی اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے" (صحیح مسلم: 817)۔

12. یتیم اور عورت کی حق تلفی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا تاکید فرمائی؟

"اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت کی حق تلفی کرنا (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں" (سنن ابن ماجہ: 3678)۔

13. بدگمانی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

"بدگمانی سے دور رہو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے"۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

باب نمبر 2: ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

حصہ اول: عقیدہ توحید

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: شرک کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساتھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت (پالنے والا)، الوہیت (عبادت کے لائق) اور اس کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو اس کا شریک یا حصہ دار سمجھنا شرک کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 2: شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔ جواب: شرک کی بنیادی اقسام درج ذیل ہیں:

1. **ذات میں شرک:** اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھا جائے، یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد یا کسی کو اللہ کی اولاد مانا جائے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی نفی کی گئی ہے: "لم یلد ولم یولد" (نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے)۔
2. **صفات میں شرک:** اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات کا ماننا شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔ یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ کوئی دوسری ہستی بھی اللہ کی طرح ہر چیز کا علم رکھتی ہے یا اس جیسی قدرت کی مالک ہے، یہ اللہ کی صفات میں شرک ہے۔

سوال نمبر 3: عقیدہ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔ جواب: عقیدہ توحید انسان کی زندگی پر گہرے اور مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. **عجز وانکسار:** توحید پر ایمان رکھنے والا شخص سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، اس لیے اس میں تکبر اور غرور پیدا نہیں ہوتا بلکہ عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔
2. **صبر اور بلند ہمتی:** عقیدہ توحید انسان میں صبر، قناعت، بلند ہمتی اور اللہ پر توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔ اس عقیدے کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل حالات میں بھی پریشان نہیں ہوتا اور صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتا ہے۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 4: توحید کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟ جواب: متن کے مطابق عقیدہ توحید کی تین اقسام ہیں:

1. **توحید ربوبیت:** یہ ماننا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے۔
2. **توحید الوہیت:** یہ ایمان رکھنا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔
3. **توحید اسماء وصفات:** یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے ناموں اور صفات میں بھی یکتا اور بے مثل ہے۔

سوال نمبر 5: عقیدہ توحید کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: عقیدہ توحید اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی عبادت یا عمل قبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی وحدانیت پر ایمان لایا جائے۔

حصہ دوم: عقیدہ رسالت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ جواب: ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید میں واضح اعلان کیا گیا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 40 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "نہیں ہیں (حضرت) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے) ہیں"۔

سوال نمبر 2: نبی کریم ﷺ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ جواب: نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ آپ ﷺ کی رسالت کی دو نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **رسالت کی آفاقیت:** آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کسی خاص قوم یا علاقے کے لیے مبعوث کیے گئے، لیکن نبی کریم ﷺ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔
2. **دین کی تکمیل:** آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل فرما دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: "آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

- **فرماں بردار (جنتی):** اللہ کے نیک اور اطاعت گزار بندوں کے لیے جنت تیار کی گئی ہے، جو ایک بے انتہا خوبصورت مقام ہے جہاں انہیں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔
- **نافرمان (جہنمی):** اللہ کے نافرمانوں اور مجرموں کا ٹھکانا دوزخ ہوگا، جہاں انہیں مختلف قسم کے سخت عذاب دیے جائیں گے۔ ان کا کھانا پینا اذیت ناک ہوگا اور وہ موت کی تمنا کریں گے مگر انہیں موت نہیں آئے گی۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 4: عالمِ برزخ سے کیا مراد ہے؟

جواب: موت کے بعد اور قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو "عالمِ برزخ" کہتے ہیں۔ برزخ کا معنی ہے "پردہ" یا "حائل ہونے والی چیز"۔ اس عالم میں انسان اپنے اعمال کے مطابق یا تو راحت میں ہوتا ہے یا عذاب میں۔ حدیث کے مطابق قبر یا تو "جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا"۔

سوال نمبر 5: میزان کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہوگا؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن ایک بہت بڑا میزان نصب کیا جائے گا جس میں تمام لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے۔ اس کا مقصد انصاف قائم کرنا ہے۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا، وہ کامیاب ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے، اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا، وہ خسارے میں رہیں گے اور جہنم کے مستحق ہوں گے۔

(ب) عبادات

حصہ اول: نماز

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: وقت پر نماز کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید (سورۃ النساء، آیت 103) میں ارشاد فرماتا ہے: "بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے"۔

سوال نمبر 2: نماز کی کوئی سی دو شرائط تحریر کریں۔ **جواب:** نماز کی بنیادی شرائط میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. **جسم کا پاک ہونا:** نمازی کے جسم پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔
2. **لباس کا پاک ہونا:** نمازی کا لباس پاک صاف ہو۔

سوال نمبر 3: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔ **جواب:** مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بہت سے مثبت معاشرتی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **باہمی تعلقات کا استحکام:** جب لوگ مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے حالات سے باخبر رہتے ہیں، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، جس سے معاشرے میں محبت، اخوت اور ہمدردی کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔
2. **مساوات کا عملی مظاہرہ:** مسجد میں تمام مسلمان، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب، حاکم ہوں یا محکوم، ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ عمل معاشرے سے طبقاتی تقسیم کو ختم کرتا ہے اور مساوات کا درس دیتا ہے۔

اضافی اہم سوال

سوال نمبر 4: نماز کو مومن اور کافر میں فرق کرنے والی عبادت کیوں کہا گیا ہے؟ **جواب:** نماز اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے جو ایک مسلمان کو غیر مسلم سے ممتاز کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بندے اور کفر و شرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑ دینا ہے" (صحیح مسلم)۔ نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے بندگی کے اظہار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی ایمان کی علامت ہے اور اسے ترک کرنا کفر کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مومن اور کافر کے درمیان حدِ فاصل قرار دیا گیا ہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

حصہ چہارم: کتب سماویہ (آسمانی کتابیں)

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: چار مشہور آسمانی کتابوں (تورات، زبور، انجیل، قرآن) کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں مختلف انبیاء پر نازل ہوئیں، انہیں "صحیفے" کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں خاص طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا ذکر آیا ہے۔

سوال نمبر 2: کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟ جواب: تمام آسمانی کتابوں میں تین بنیادی عقائد مشترک طور پر موجود رہے ہیں:

1. **عقیدہ توحید:** یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔
2. **عقیدہ رسالت:** اللہ کے بھیجے ہوئے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا۔
3. **عقیدہ آخرت:** مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم حساب پر یقین رکھنا۔

سوال نمبر 3: مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟ جواب:

- **اہل کتاب:** اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی ہو اور ان کی ہدایت کے لیے آسمانی کتاب بھیجی گئی ہو، جیسے یہودی اور مسیحی۔
- **مشرکین:** اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، بلکہ وہ بتوں یا فطرت کے دیگر مظاہر کی پوجا کرتے ہیں۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 4: چار مشہور آسمانی کتابیں کن انبیائے کرام پر نازل ہوئیں؟ جواب: چار مشہور آسمانی کتابیں اور متعلقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے نام یہ ہیں:

- **تورات:** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **زبور:** حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **انجیل:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **قرآن مجید:** آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

سوال نمبر 5: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات کا اقرار کرے کہ قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والی تمام کتابیں (تورات، زبور، انجیل وغیرہ) بھی اللہ کی طرف سے تھیں اور برحق تھیں، تاہم بعد میں لوگوں نے ان میں تحریف (ردوبدل) کر دی جس کی وجہ سے وہ اپنی اصلی حالت پر باقی نہ رہیں۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اور اب قیامت تک کے لیے صرف قرآن مجید ہی ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔

AL-BASHEER Academy

حصہ پنجم: عقیدہ آخرت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقامِ محمود سے مراد شفاعتِ کبریٰ ہے، جو روزِ قیامت صرف نبی کریم ﷺ کو عطا کی جائے گی۔ جب میدانِ حشر میں انتظار کی شدت سے تمام انسانیت پریشان ہو گی تو آپ ﷺ اللہ کے حضور سجدہ کریں گے اور سفارش کریں گے، جس کے بعد حساب کتاب کا عمل شروع ہو گا۔ اسی مقام کو "مقامِ محمود" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: حوضِ کوثر کی صفات مختصر بیان کریں۔

جواب: حوضِ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جو روزِ قیامت نبی کریم ﷺ کو عطا کی جائے گی، جس سے آپ ﷺ کی امت سیراب ہو گی۔ اس کی صفات بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہک والی ہے۔

سوال نمبر 3: آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ جواب: آخرت میں اعمال کے حساب کتاب کے بعد لوگوں کو ان کے ٹھکانوں کی طرف بھیج دیا جائے گا:

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر 3: انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ **جواب:** اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو بہت سی خصوصیات سے نوازا ہے، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **معصومیت:** انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں، یعنی ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔
2. **وحی کا نزول:** ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے جس کے ذریعے انہیں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے، جو عام انسانوں کو حاصل نہیں ہوتا۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 4: عقیدہ رسالت کا مفہوم اور ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: رسالت کے لغوی معنی "پیغام پہنچانا" ہے۔ شریعت میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی منتخب بندے (رسول) کو انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنا پیغام دے کر بھیجنا ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو صرف پیدا ہی نہیں کیا بلکہ ان کی رہنمائی کا بھی انتظام فرمایا۔ انبیاء کرام انسانوں کو اللہ کی بندگی کے طریقے سکھانے اور ان کے اخلاق کی اصلاح کرنے کے لیے تشریف لائے۔

سوال نمبر 5: ختم نبوت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: ختم نبوت پر ایمان لانا اسلام کا بنیادی عقیدہ اور ایمان کا لازمی جزو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حصہ سوم: ملائکہ (فرشتے)

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: "ملائکہ" عربی لفظ "ملک" کی جمع ہے، جس کا معنی فرشتہ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، یعنی انہیں نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے پابند ہیں اور ان سے کوئی غلطی یا خطا سرزد نہیں ہوتی۔ ان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے احکامات کی بجا آوری ہے۔

سوال نمبر 2: حدیث جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔ **جواب:** حدیث جبریل سے تعلیم و تعلم کے بہت سے آداب معلوم ہوتے ہیں، جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. **استاد کا احترام:** استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا چاہیے اور ان کے سامنے ادب سے بیٹھنا چاہیے۔
2. **مختصر اور جامع سوال:** استاد سے واضح اور مختصر سوال کرنا چاہیے، نیز ایسا سوال کرنا چاہیے جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔

سوال نمبر 3: فرشتوں کی دو ذمے داریاں لکھیں۔ **جواب:** اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمے کائنات کے مختلف امور لگائے ہیں۔ ان کی دو اہم ذمہ داریاں یہ ہیں:

1. **وحی لانا:** حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام اور وحی انبیائے کرام علیہم السلام تک پہنچانے پر مامور ہیں۔
2. **نامہ اعمال لکھنا:** کراماً کاتبین نامی فرشتے انسانوں کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور ان کے اعمال کا ریکارڈ (نامہ اعمال) لکھتے ہیں۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 4: چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ **جواب:** چار مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- **حضرت جبریل علیہ السلام:** انبیائے کرام علیہم السلام تک اللہ کا پیغام اور وحی پہنچانا۔
- **حضرت میکائیل علیہ السلام:** بارش برسانے اور مخلوق تک رزق پہنچانے کی ذمہ داری پر مامور ہیں۔
- **حضرت عزرائیل علیہ السلام:** اللہ کے حکم سے مخلوق کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں، اسی لیے انہیں "ملک الموت" بھی کہا جاتا ہے۔
- **حضرت اسرافیل علیہ السلام:** قیامت کے دن صور پھونکنے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہے۔

سوال نمبر 5: حدیث جبریل سے ایمان اور اسلام کے ارکان کی وضاحت کریں۔ **جواب:** حدیث جبریل میں حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

- **ایمان:** اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی آسمانی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔
- **اسلام:** کلمہ شہادت کا اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزہ رکھنا اور حج کرنا ہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر 6: اسلام نے کن کھیلوں کی ترغیب دی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی جیسے کھیلوں کی ترغیب دی ہے۔ یہ تمام کھیل جسمانی ریاضت کا بہترین ذریعہ ہیں۔

سوال نمبر 7: اسلام میں کن کھیلوں کی ممانعت ہے؟

جواب: اسلام میں ایسے تمام کھیلوں کی ممانعت ہے جن میں جوا، بد نظری، غیر شرعی امور کی تشہیر یا کسی مخلوق پر ظلم کا عنصر شامل ہو۔ اسی وجہ سے جانوروں کی لڑائی پر مشتمل کھیلوں کی بھی اجازت نہیں ہے۔

---

(3) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: مستقبل کا معنی ہے آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے، اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

سوال نمبر 2: قرآن و سنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: قرآن و سنت میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی بہت اہمیت ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر ممکن قوت اور وسائل جمع کریں۔ (سورۃ الانفال: 60) نبی کریم ﷺ نے بھی غزوہ خندق جیسے موقعوں پر بہترین منصوبہ بندی کر کے مسلمانوں کو فتح دلائی، جو اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

سوال نمبر 3: مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود کی وضاحت کریں۔

جواب: مستقبل کی منصوبہ بندی کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، جیسے ذاتی زندگی، تعلیم، کاروبار یا قومی دفاع کے لیے منصوبہ بندی کرنا۔ اس کی شرعی حدود و قیود یہ ہیں کہ کوئی ایسی منصوبہ بندی ہرگز نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔ اس میں سودی لین دین، رشوت، جھوٹ اور دھوکے بازی جیسے حرام امور شامل نہیں ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر 4: مستقبل کی منصوبہ بندی کے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔

جواب: مستقبل کی منصوبہ بندی کے چار مثبت اثرات یہ ہیں:

- بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- خوشحالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پورا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔
- بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں۔

سوال نمبر 5: مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اسوہ حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: غزوہ خندق کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ کو کفار کے حملے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر مدینہ کے گرد خندق کھودنے کی بہترین منصوبہ بندی فرمائی۔ اس حکمت عملی کی وجہ سے کفار کا لشکر ناکام ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ یہ واقعہ مستقبل کی منصوبہ بندی کی بہترین مثال ہے۔

سوال نمبر 6: مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔

جواب: مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو بڑے فائدے یہ ہیں کہ اس سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں اور بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے فرد اور معاشرہ دونوں ترقی کرتے ہیں اور افراتفری سے بچ جاتے ہیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 7: حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی کی مثال دیں۔

جواب: قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مصر والوں کو قحط سے بچانے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی۔ انہوں نے غلے کو سات سال تک ذخیرہ کیا اور قحط کے سالوں میں اسے دانشمندی سے تقسیم کیا، جس سے نہ صرف مصر بلکہ دوسرے ممالک بھی فائدہ اٹھا سکے۔

سوال نمبر 8: مستقبل کی منصوبہ بندی اور توکل میں کیا تعلق ہے؟

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

باب 6: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

(1) اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن اور لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) ہے۔ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور نبی کریم ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد ہیں۔ آپ 38 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں ایک پیراگراف تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اسی بنا پر آپ کو "زین العابدین" کہا جاتا تھا۔ آپ فرائض کے ساتھ کثرت سے نوافل پڑھتے تھے اور جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ آپ رات کے اندھیرے میں غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے تاکہ ریاکاری سے بچ سکیں۔

سوال نمبر 3: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و ادبی خدمات کی وضاحت کریں۔

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ قرآن کی تفسیر اور احادیث کے جید عالم تھے۔ آپ کی دو مشہور تصانیف "صحیفہ سجادیہ" (دعاؤں پر مشتمل) اور "رسالۃ الحقوق" (حقوق پر مبنی) ہیں، جو آپ کے علمی و ادبی مقام کی دلیل ہیں۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی نے صحیفہ سجادیہ کو مخلوق کے کلام سے بالا قرار دیا ہے۔

سوال نمبر 4: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء و ائمہ کرام رحمہم اللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب: آپ کے ہم عصر علماء نے آپ کے علم و فضل کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ مشہور محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے افضل خاندانِ قریش میں کوئی نہیں دیکھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خانوادۂ رسول میں آپ جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا۔

سوال نمبر 5: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال بیان کریں۔

جواب: واقعہ کربلا کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ سے آخری ملاقات کی، انہیں اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ جنگ میں شرکت نہ کر سکے اور اسی وجہ سے یزیدی فوج کے شر سے محفوظ رہے۔

سوال نمبر 6: سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کو جب کوفہ اور شام میں یزید کے دربار میں پیش کیا گیا تو آپ نے وہاں اسلام کی حقانیت اور ظلم و عدل کے موضوع پر کئی بے باک خطبات دیے، جس سے لوگوں میں یزیدی حکومت کے خلاف نفرت پیدا ہوئی اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد (اسلام کی سربلندی) آگے بڑھا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 7: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دادا کا نام حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہے۔

سوال نمبر 8: "صحیفہ سجادیہ" کس موضوع پر ہے؟ جواب: "صحیفہ سجادیہ" دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب ہے جسے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمایا۔ اسے "زبورِ آلِ محمد" بھی کہا جاتا ہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ آپ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شرکت کی اور اسلام قبول کیا۔ آپ نے غزوہ احد، خیبر، فتح مکہ، اور جنگ یمامہ جیسے اہم معرکوں میں بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا۔

سوال نمبر2: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے بے مثال بہادری دکھائی۔ آپ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلاتیں اور جب کفار نے آپ ﷺ پر حملہ کیا تو آپ تلوار لے کر ان کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں۔ جنگ یمامہ میں بھی آپ نے بہادری سے لڑتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ کٹوا دیا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر3: جنگ یمامہ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا کیا کردار تھا؟

جواب: جنگ یمامہ میں جب آپ کے بیٹے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب نے شہید کر دیا تو آپ نے منت مانی کہ یا تو وہ مسیلمہ کو قتل کریں گی یا خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر آپ تلوار لے کر میدانِ جنگ میں کود پڑیں اور اس بہادری سے لڑیں کہ آپ کو کئی زخم آئے اور ایک ہاتھ بھی کٹ گیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ہجرتِ مدینہ کے موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ اور اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے سفر کا سامان تیار کیا۔ انہوں نے اپنی نطاق (کمر بند) پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے انہیں "ذات النطاقتین" (دو کمر بند والی) کا لقب عطا فرمایا۔

سوال نمبر2: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک طبع خاتون، حق گو، اور انتہائی صابرہ تھیں۔ آپ نے حجاج بن یوسف جیسے ظالم کے سامنے بھی حق گوئی سے کام لیا۔ آپ حد درجہ خوددار، باہمت، اور تواضع و انکسار کی پیکر تھیں۔ آپ کی زندگی مسلمان خواتین کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر3: "ذات النطاقتین" کا لقب کس کو اور کیوں ملا؟

جواب: "ذات النطاقتین" کا لقب حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ملا۔ یہ لقب انہیں نبی کریم ﷺ نے اس وقت عطا فرمایا جب انہوں نے ہجرت کے موقع پر اپنی نطاق (کمر بند) پھاڑ کر اس سے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے تیار کیے گئے ناشتے دان کا منہ باندھا تھا۔

---

(4) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

اضافی سوالات

سوال نمبر1: حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف کا نام اور موضوع کیا ہے؟

جواب: حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف "رسالہ قشیریہ" ہے۔ یہ تصوف کے موضوع پر ایک مختصر اور جامع رسالہ ہے جس میں تصوف کے اصول اور 83 صوفیہ کرام کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

سوال نمبر2: حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو "عطار" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کو "عطار" کا لقب ان کے پیشے کی وجہ سے ملا۔ آپ خوشبو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے اور آپ کے مطب سے سینکڑوں لوگ روزانہ فیض یاب ہوتے تھے۔

سوال نمبر3: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کن کتابوں میں جمع کیے گئے ہیں؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات دو مشہور کتابوں میں جمع کیے گئے ہیں:

- **فضل الفوائد:** جسے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا۔
- **فوائد الفواد:** جسے حضرت امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر 9: "رسالۃ الحقوق" میں کن حقوق کا ذکر ہے؟

جواب: "رسالۃ الحقوق" میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، اور کان، ناک، آنکھ، زبان جیسے اعضاء کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تذکرہ موجود ہے۔

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ 78 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ قرآن، حدیث اور فقہ کے جید عالم تھے اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے ظلم کے خلاف آواز بلند کی اور 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔

سوال نمبر 2: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و ادبی مقام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کے بارے میں فرمایا: "اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔"

سوال نمبر 3: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی خدمات کی وضاحت کریں۔

جواب: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا۔ آپ نے ظالم حکمرانوں کے خلاف جہاد کیا اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دی۔ آپ نے دین اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا اور لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی کی دعوت دی۔

سوال نمبر 4: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ظلم و جبر کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح ظلم و جبر کی حامل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ نے اپنے دور کے ظالم حکمرانوں کے خلاف آواز بلند کی، چالیس ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسی جدوجہد میں جام شہادت نوش کیا۔

سوال نمبر 5: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے بھی ماہر تھے۔ علم اصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں شمار کیا ہے، کیونکہ آپ نے صحابہ کرام مثلاً حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے براہ راست احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابو داؤد اور امام ترمذی جیسے بڑے محدثین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 6: "فقہ زیدیہ" کس سے منسوب ہے؟

جواب: "فقہ زیدیہ" حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے مشہور ہے۔ آپ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔

سوال نمبر 7: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کہاں ہے؟

جواب: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ کا مزار حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس کلومیٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر ہے۔

---

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبد اللہ بن قیس اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ یمن کے رہنے والے تھے اور قبیلہ اشعر سے تعلق کی وجہ سے "اشعری" مشہور ہوئے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا اور بعد میں نبی کریم ﷺ نے آپ کو یمن کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر 4: حضرت امام بری رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام اور لقب کیا ہے؟

جواب: حضرت امام بری رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام سید عبد اللطیف کاظمی تھا۔ آپ کو "بری امام" یعنی "خشکی کے امام" کا لقب اس لیے ملا کہ آپ اکثر دریا کے کنارے عبادت کرتے تھے۔

سوال نمبر 5: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو کس علم کا امام تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کی مشہور کتاب کونسی ہے؟

جواب: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو (عربی گرامر) کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس علم میں ان کی مشہور تصنیف "شرح ملا جامی" ہے جو آج بھی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 6: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کو "لعل شہباز" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کو "لعل" اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کا خرقہ تابدار یاقوتی رنگ کا ہوتا تھا۔ "شہباز" کا لقب آپ کو ان کی خدا پرستی اور شرافت کی بنا پر ملا، اور "قلندر" کا لقب آپ کے قلندرانہ مزاج کی وجہ سے مشہور ہوا۔

---

(5) علماء و مفکرین رحمۃ اللہ علیہم

اضافی سوالات

سوال نمبر 1: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب کا نام کیا ہے؟

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی علم فقہ میں مشہور کتاب کا نام "الموافقات" ہے۔ علم تفسیر میں ان کی کتاب "التَّيْسِيرُ فِي عِلْمِ التَّفْسِيرِ" ہے۔

سوال نمبر 2: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور تصانیف "تفسیر جلالین" اور "تاریخ الخلفاء" ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد ہے۔

سوال نمبر 3: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام "مقدمہ ابن خلدون" ہے۔ یہ کتاب فلسفہ، تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا خزانہ ہے۔

سوال نمبر 4: شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے ماہر تھے؟

جواب: شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی جیسے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے ماہر تھے۔ آپ کی زیادہ تر تصانیف تصوف کے موضوع پر ہیں۔

سوال نمبر 5: شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کس صحابی سے ملتا ہے؟

جواب: شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

سوال نمبر 6: ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب کا نام کیا ہے؟

جواب: ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "بدایۃ المجتہد" ہے، جس میں انہوں نے مختلف فقہی مذاہب کی آراء اور دلائل کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے، جو ان کی اجتہادی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

باب 7: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: خود اعتمادی و خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: خود اعتمادی اور خود انحصاری کا لفظی معنی اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرتے ہوئے اللہ پر توکل کرنا خود اعتمادی اور خود انحصاری کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 2: سیرتِ طیبہ سے خود انحصاری کی تعلیم پر مبنی کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر راہ حق کی تلاش میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے اور آپ کی کوششوں سے آپ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

سوال نمبر3: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے والے چھ صحابہ میں سے ایک تھے۔ آپ قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں سے 50 متفق علیہ ہیں۔

سوال نمبر4: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر خوب صورت اور عمدہ لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟ وضاحت کریں۔

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی تلاوت سے غیر معمولی شغف تھا۔ آپ کی آواز اس قدر عمدہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انھیں "لحنِ داؤدی" (حضرت داؤد علیہ السلام جیسی خوبصورت آواز) سے حصہ ملا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آپ کی قراءت بہت پسند کرتے اور فرمائش کر کے سنا کرتے تھے۔

سوال نمبر5: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

سوال نمبر6: قرآن و سنت کی اشاعت کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات سر انجام دیں؟

جواب: قرآن و سنت کی اشاعت کے لیے آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچائے۔ جہاں کہیں آپ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے، آپ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ آپ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 360 ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر7: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نمایاں اوصاف کیا تھے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار، نیک سیرت، اور خوش الحان قاری تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباعِ رسول ﷺ، توکل، شرم و حیا، امت کی خیر خواہی، سادگی، اور خدمتِ رسول ﷺ آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

سوال نمبر8: بصرہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا تھا۔ آپ نے بصرہ میں ایک نہر کھدوائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کو لکھ لیتے تھے، اور آپ کے زہد و تقویٰ کی بہت شہرت تھی۔

سوال نمبر2: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما زہد و تقویٰ کا پیکر تھے۔ آپ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت میں گزارتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی مصاحبت سے جو وقت بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے، جو ان کے گہرے تقویٰ کی دلیل ہے۔

سوال نمبر3: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے مسجدِ نبوی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھ کر فرمایا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟" لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا: "وہ یہ ہیں جو تمہارے سامنے تشریف لا رہے ہیں۔"

سوال نمبر4: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے 65 ہجری میں فسطاط (مصر) میں وفات پائی۔

سوال نمبر5: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

(4)پردہ پوشی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: دورِ حاضر میں میڈیا، خصوصاً سوشل میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی کے عیب اچھالنے اور بغیر تحقیق کے خبریں پھیلانے سے گریز کرے، کیونکہ اس سے معاشرے میں بے چینی اور نفرت بڑھتی ہے۔ موبائل اور دیگر جدید ذرائع کو اس طرح استعمال کرنا چاہیے کہ وہ رحمت بنیں، زحمت نہیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 2: پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دینِ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم نہ تو کسی کے عیب جاننے کی کوشش کریں اور اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائیں، نہ کہ اسے لوگوں میں بیان کرکے رسوا کریں۔

سوال نمبر 3: قرآن وحدیث میں پردہ پوشی کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابق، "جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔" (صحیح بخاری: 2442) یہ پردہ پوشی کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

سوال نمبر 4: کن حالات میں کسی کے عیب کو ظاہر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسا اجتماعی جرم ہو جس سے معاشرے کے افراد کو انفرادی یا اجتماعی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو اجتماعی مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو اس برائی سے آگاہ کر دینا جائز ہے۔ اسلام اس عمل کو قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

سوال نمبر 5: اپنے گناہوں کی پردہ پوشی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کا مطلب یہ ہے کہ انسان خود اپنے گناہوں کا اعلان نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری تمام امت کو گناہوں پر معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کا اعلان کرنے والے ہیں۔" (صحیح بخاری: 6069)

---

(5)بُری عادات سے اجتناب

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: تکبر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔

جواب: تکبر کے دو بڑے نقصانات یہ ہیں:

- تکبر کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"
- تکبر انسان کو جھوٹ، غیبت اور خود پسندی جیسی دیگر اخلاقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ اطمینانِ قلب جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: رشک اور حسد میں فرق واضح کریں۔

جواب: حسد سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا کرے کہ کاش یہ نعمت اس سے چھن جائے، جو کہ ایک بری خصلت ہے۔ اس کے برعکس، رشک یہ ہے کہ انسان دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر یہ خواہش کرے کہ کاش ایسی ہی نعمت اسے بھی مل جائے، اور اسلام میں اس کی اجازت ہے۔

سوال نمبر 3: جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔

جواب: جھوٹ کی چار مختلف صورتیں یہ ہیں:

- جھوٹی سفارش کرنا۔
- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنانا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے اس کے عیب چھپانا اور جھوٹ بولنا۔

سوال نمبر 4: غیبت اور بہتان باہمی تعلقات اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں، وضاحت کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: آپ رضی اللہ عنہا کا نام سہلہ یا رملہ تھا، لیکن آپ اپنی کنیت "ام سلیم" سے مشہور ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ نے ان کے اسلام قبول کرنے کی شرط رکھی، جو انہوں نے قبول کر لی۔ آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

سوال نمبر 3: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد، خیبر اور حنین جیسے غزوات میں شرکت کی۔ وہ دیگر خواتین کے ساتھ مل کر لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ان کی خدمات اسلام کے لیے ان کی قربانی کی عکاسی ہیں۔

سوال نمبر 4: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ سے گہری محبت تھی۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انہوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیونکہ اس سے نبی کریم ﷺ کے ہونٹ مبارک مس ہوئے تھے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت حارث اور کنیت ام عطیہ تھی۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو مالک بن النجار سے تھا۔ آپ نے ہجرت مدینہ سے قبل اسلام قبول کیا اور عہدِ رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں۔

سوال نمبر 2: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عہدِ نبوی میں کیا خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: عہدِ نبوی میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے سات غزوات میں شرکت کی۔ وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت کرتیں، مریضوں کی تیمارداری کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل بھی دیا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 3: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی علمی خدمات کیا تھیں؟

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین ان سے میت کو غسل دینے کا طریقہ سیکھتے تھے، جو ان کے علمی مقام کی دلیل ہے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے وصال پر جب حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے لیے اللہ کے پاس بہتر چیز ہے۔ اس پر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس لیے نہیں رو رہی، بلکہ اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، جس پر وہ دونوں بزرگ بھی رونے لگے۔

سوال نمبر 2: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی اسلام کے لیے دو اہم خدمات یہ ہیں:

- آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔
- آپ نے غزوہ احد اور خیبر میں شرکت کی، جہاں آپ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 3: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ بچپن میں انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ کی پرورش کی۔ آپ ﷺ ان سے بہت محبت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ "ام ایمن میری ماں ہیں۔"

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ صبح اٹھ کر سب سے پہلے کاشانہ نبوت کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے اور صبح کاذب کی تاریکی میں ہی وضو کا سامان مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتے۔

سوال نمبر 2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی؟

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس برس تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ آپ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں خود نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لیے پیش کیا تھا، جس پر آپ کو "خادم رسول" کا لقب ملا۔

سوال نمبر 4: نبی کریم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟ اور اس سے انہیں کیا برکات حاصل ہوئیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: "اے اللہ! اس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔" اس دعا کی برکت سے انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مالدار نہ تھا اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

سوال نمبر 5: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حب رسول ﷺ، اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی کے پیکر تھے۔ آپ نہایت ملنسار، صابر و استقامت والے، اور فیاض طبیعت کے مالک تھے۔ آپ گفتگو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے اور ہر فقرہ تین بار دہراتے تھے۔

سوال نمبر 6: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال نبی کریم ﷺ کی صحبت میں گزارے، جس کی وجہ سے انہیں علم حدیث میں کمال حاصل تھا۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ آپ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 7: حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ محبت سے کس نام سے پکارتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو محبت سے "اُنیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

---

(3) صحابیات رضی اللہ عنہن

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کا نام شفاء اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ آپ کا نکاح حضرت ابو حشمہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا اور آپ کو نبی کریم ﷺ سے بہت محبت تھی۔ آپ زمانہ جاہلیت میں لکھنا پڑھنا جانتی تھیں اور مشہور طبیبہ بھی تھیں۔

سوال نمبر 2: حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا کیا عالم تھا؟

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہوتے۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک اس میں جذب ہو جاتا، جس سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت محبت سے محفوظ رکھا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 3: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے بارہ (12) احادیث مروی ہیں۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

اضافی سوالات

سوال نمبر 2: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف دیں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: نبی کریم ﷺ نے ایک بھیک مانگنے والے شخص کو محنت اور خود انحصاری کا درس دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا سامان فروخت کروا کر اسے کلہاڑی خرید کر دی اور اسے لکڑیاں کاٹ کر بیچنے کی ترغیب دی۔ اس طرح آپ ﷺ نے اسے بھیک مانگنے کی بجائے اپنے زورِ بازو سے کمانے کا سبق دیا۔

سوال نمبر 3: خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ ساتھ اللہ پر توکل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کریں۔" (سورۃ آل عمران: 159) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزم و ہمت کے ساتھ اللہ پر بھروسا کرنا کامیابی کی کنجی ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: خود اعتمادی اور خود انحصاری کے معاشرتی فوائد کیا ہیں؟

جواب: خود اعتمادی اور خود انحصاری سے فرد اور معاشرہ دونوں ترقی کرتے ہیں۔ جب افراد اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرتے ہوئے محنت کرتے ہیں تو وہ نہ صرف ذاتی طور پر کامیاب ہوتے ہیں بلکہ معاشرے کی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سے قوم کی اجتماعی عزت و آبرو میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: نبی کریم ﷺ کی خود اعتمادی اور عجز و انکسار کی مثال فتح مکہ کے واقعے سے دیں۔

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور آپ ﷺ کا سر مبارک عجز و انکسار سے جھکا ہوا تھا یہاں تک کہ وہ اونٹنی کے کوہان سے لگ رہا تھا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کا رعب و دبدبہ قائم تھا، جو آپ ﷺ کی خود اعتمادی اور تواضع کی بہترین مثال ہے۔

---

(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: "جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے" وضاحت کریں۔

جواب: جسمانی ریاضت اور ورزش سے انسانی جسم صحت مند اور متوازن رہتا ہے، خون کی پیداوار بڑھتی ہے اور بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب معاشرے کے افراد جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہوں گے تو وہ معاشرتی ترقی میں بہتر کردار ادا کر سکیں گے، اس لیے جسمانی ریاضت ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔

سوال نمبر 2: جسمانی ریاضت، ذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق تحریر کریں۔

جواب: جسمانی ریاضت، ذہنی صحت اور کھیل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کھیل ایک بہترین جسمانی ریاضت ہے جس سے جسم صحت مند رہتا ہے۔ صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کی ضمانت ہے، اس لیے کھیل سے جب جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے تو اس کے مثبت اثرات انسانی دماغ پر بھی مرتب ہوتے ہیں، جس سے ذہنی صحت بھی بہتر ہوتی ہے۔

سوال نمبر 3: جسمانی ریاضت کے ذہنی و جسمانی اثرات تحریر کریں۔

جواب:

- **جسمانی اثرات:** ورزش سے انسانی پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں، جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے اور بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- **ذہنی اثرات:** ورزش کرنے سے ذہن و دماغ پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور انسان ذہنی طور پر چست اور توانا رہتا ہے۔

سوال نمبر 4: جسمانی ریاضت کے کوئی سے چار اصول بیان کریں۔

جواب: فراہم کردہ متن میں جسمانی ریاضت کے اصولوں کا براہِ راست ذکر نہیں، تاہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چار اصول یہ ہو سکتے ہیں:

- **باقاعدگی:** ورزش اور کھیل کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا۔
- **اعتدال:** اپنی جسمانی طاقت اور عمر کے مطابق ورزش کرنا۔
- **حفظانِ صحت:** کھانے پینے میں احتیاط کرنا اور صفائی کا خیال رکھنا۔
- **جائز کھیل:** ایسے کھیلوں کا انتخاب کرنا جن میں جوا، بد نظری یا کسی مخلوق پر ظلم شامل نہ ہو۔

سوال نمبر 5: ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے ورزش اور کھیلوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ اس سے ہماری زندگی میں برداشت، پابندیٔ وقت اور نظم و ضبط پیدا ہوگا اور اس کے ہماری زندگی پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

اضافی سوالات

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: غیبت اور بہتان سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے اور ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے باہمی اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور گھر، خاندان اور محلے لڑائی جھگڑوں کا مرکز بن جاتے ہیں، جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 5: تکبر کی تین صورتیں کون سی ہیں؟

جواب: تکبر کی تین صورتیں ہیں: اول، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا جیسے فرعون نے کیا۔ دوم، انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں تکبر کرنا اور ان کی اطاعت سے انکار کرنا۔ سوم، دوسرے انسانوں سے اپنی ذات کو افضل قرار دینا اور انہیں حقیر سمجھنا۔

سوال نمبر 6: حسد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حسد سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: "حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" یہ حدیث حسد کی تباہ کاری کو واضح کرتی ہے۔

سوال نمبر 7: اسلام نے جھوٹ کو کیوں حرام قرار دیا ہے؟

جواب: اسلام نے جھوٹ کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنا منافق کی نشانی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق، مومن بزدل اور بخیل تو ہو سکتا ہے، لیکن مومن کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا، جو اس گناہ کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال نمبر 8: غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟

جواب: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی وہ برائی بیان کرنا جو اس میں واقعی موجود ہو، غیبت کہلاتا ہے۔ لیکن اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو اور اس پر جھوٹا الزام لگایا جائے تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان، غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

سوال نمبر 9: توہم پرستی اور بدشگونی سے کیا مراد ہے؟

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے کو اپنا لینا۔ اس کی ایک صورت بدشگونی ہے، جس میں کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اسلام میں ان دونوں چیزوں سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 10: جادو کرنے اور کرانے کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام میں جادو کرنے اور کرانے، دونوں کو سخت گناہ اور حرام قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تباہ کر دینے والی چیزوں میں سے ایک اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور دوسرا جادو کرنا یا کرانا ہے۔

سوال نمبر 11: جادو اور نظرِ بد سے محفوظ رہنے کے لیے کیا تعلیمات دی گئی ہیں؟

جواب: جادو اور نظرِ بد سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس (معوذتین) پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ خود بھی ان سورتوں کے ذریعے پناہ مانگتے تھے اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما پر بھی دم فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھانا بھی جادو سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

باب 5: حسن معاملات و معاشرت

---

(1) قسم کے احکام و مسائل

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قسم کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: قسم کو قرآن و حدیث میں "یمین" کہا گیا ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا "یمین" کہلاتا ہے۔ قسم کے لیے "حلف" کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2: قسم کی اقسام لکھیں۔

جواب: قسم کی تین اقسام ہیں:

- **یمین منعقدہ:** مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا۔
- **یمین غموس:** ماضی کے کسی واقعے پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

سوال نمبر3: فروغ اسلام کے حوالے سے فتح مکہ کی اہمیت مختصر بیان کریں۔

جواب : فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے اسلام قبول کیا اور صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس فتح سے دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں اور اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: صلح حدیبیہ کا معاہدہ کس قبیلے نے توڑا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب : صلح حدیبیہ کا معاہدہ قریش کے حلیف قبیلے بنو بکر نے توڑا، جب انہوں نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کے نتیجے میں معاہدہ ختم ہو گیا اور یہی واقعہ فتح مکہ کا فوری سبب بنا۔

سوال نمبر5: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے کن مقامات کو دارالامن قرار دیا؟

جواب : فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر پناہ لے، جو ہتھیار ڈال دے یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے، ان سب کے لیے امان ہے۔

سوال نمبر6: فتح مکہ کے بعد خانہ کعبہ کی کلید (چابی) کس کے سپرد کی گئی؟

جواب : فتح مکہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز ادا کی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے سپرد فرمائی۔

AL-BASHEER Academy

---

(2) غزوہ حنین

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے کس طرح جرات و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟

جواب : غزوہ حنین میں جب کفار کے اچانک حملے سے مسلمانوں کے قدم اکھڑنے لگے تو نبی کریم ﷺ بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور یہ کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔"

سوال نمبر2: غزوہ حنین کے کوئی سے دو نتائج تحریر کریں۔

جواب : غزوہ حنین کے دو اہم نتائج یہ ہیں:

- اللہ تعالی نے مسلمانوں کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا جس میں چھ ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، اور چالیس ہزار بکریاں شامل تھیں۔
- اس فتح کی وجہ سے متعدد قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

سوال نمبر3: مشکل حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ غزوہ حنین کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب : غزوہ حنین سے یہ سبق ملتا ہے کہ مشکل حالات میں اپنی تعداد یا ظاہری اسباب پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالی کی ذات پر کامل یقین اور توکل رکھنا چاہیے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے انتہائی مشکل وقت میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور اللہ سے مدد مانگی، اسی طرح ہمیں بھی اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اپنے حواس پر قابو رکھنا چاہیے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: غزوہ حنین کا سبب کیا تھا؟

جواب : فتح مکہ کے بعد وادی حنین کے قبائل بنو ہوازن اور بنو ثقیف نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں مسلمانوں کی مخالفت شروع کر دی۔ انہوں نے ارد گرد کے قبائل کو اکسا کر اپنے ساتھ ملایا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے، جو غزوہ حنین کا سبب بنا۔

سوال نمبر5: مسلمانوں کو غزوہ حنین کے آغاز میں عارضی شکست کیوں ہوئی؟

جواب : مسلمانوں کو اپنی کثرتِ تعداد پر تھوڑا فخر محسوس ہوا اور بعض نو مسلموں نے کہا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست نہیں دے سکتی۔ ان کا یہ اپنی ظاہری طاقت پر اترانا اللہ تعالی کو پسند نہ آیا، جس کی وجہ سے کفار کے اچانک حملے پر مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔

سوال نمبر6: غزوہ حنین میں مسلمانوں کی مدد کے لیے کیا معجزات رونما ہوئے؟

جواب : غزوہ حنین میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے نازل فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے مٹھی بھر مٹی اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی، جو ہر دشمن کی آنکھ میں چلی گئی، جس سے ان کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

اضافی سوالات

سوال نمبر4: غزوہ تبوک کا پس منظر کیا تھا؟

جواب : غزوہ تبوک کا پس منظر یہ تھا کہ معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ قیصرِ روم ہرقل نے غسانی قبائل کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکسایا اور شام میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا، جس کی خبر ملنے پر نبی کریم ﷺ نے اس کے مقابلے کا حکم دیا۔

سوال نمبر5: غزوہ تبوک کے لشکر کو "جیش العسرۃ" یعنی تنگی کا لشکر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب : اس لشکر کو "جیش العسرۃ" اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دنوں میں روانہ ہوا۔ مسلمانوں کو دورانِ سفر تین طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا: سواریاں کم تھیں، زادِ راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔

سوال نمبر6: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

جواب : حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھی بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انہوں نے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے سامنے سچ بولا جس پر آپ ﷺ نے ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا اور پچاس دن کے معاشرتی بائیکاٹ کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرما کر ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں معاف کر دیا۔

---

(5) حجۃ الوداع

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کریں۔

جواب : حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ "اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اللہ و رسول ﷺ سے ان کی محبت اور قربت واضح ہوتی ہے۔

سوال نمبر2: نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعے پر مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب : حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مساوات کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کا تحفظ کیا جائے۔

سوال نمبر3: نبی کریم ﷺ نے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں ہدایت اور راہنمائی کے لیے دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور دوسری آپ ﷺ کی سنت۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: حجۃ الوداع کسے کہتے ہیں اور یہ کب ادا کیا گیا؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال سے قبل 10 ہجری میں جو حج ادا فرمایا اسے "حجۃ الوداع" کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو مدینہ منورہ سے حج کے لیے روانگی اختیار فرمائی۔

سوال نمبر5: حج قران سے کیا مراد ہے؟

جواب : حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو "حج قران" کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج قران ادا فرمایا تھا کیونکہ آپ ﷺ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لے کر گئے تھے۔

سوال نمبر6: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کونسی اہم آیت نازل ہوئی؟

جواب : وقوفِ عرفہ کے دوران نبی کریم ﷺ پر دین کی تکمیل کے حوالے سے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ "(سورۃ المائدہ: 3)

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

(6)وصال نبوی ﷺ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب : نبی کریم ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں گزرے، آپ ﷺ کا سر مبارک ان کی گود میں تھا۔ آپ ﷺ نے مسواک فرمائی اور پھر چھت کی طرف دیکھ کر اپنی انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے: "اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" (اے اللہ! مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملادے)، جس کے بعد آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

سوال نمبر2: نبی کریم ﷺ کی لحد مبارک کس نے تیار کی اور کس نے آپ ﷺ کو قبر میں اتارا؟

جواب : نبی کریم ﷺ کی لحد مبارک (بغلی قبر) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کی۔ آپ ﷺ کو قبر میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس اور حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا۔

سوال نمبر3: نبی کریم ﷺ نے وصال سے قبل حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کیا ارشاد فرمایا جس سے وہ پہلے غمگین اور پھر خوش ہوئیں؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے پہلی مرتبہ فرمایا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے، جس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر وہ مسکرانے لگیں۔

سوال نمبر4: نبی کریم ﷺ نے وصال سے چند لمحے پہلے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے کس طرح اپنی محبت کا اظہار فرمایا اور ان کے بارے میں کیا وصیت فرمائی؟

جواب : وصال سے چند لمحے قبل نبی کریم ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

سوال نمبر5: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔

جواب : نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔ ایک اور حدیث کے مطابق، جس نے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کی، اس پر آپ ﷺ کی شفاعت واجب ہو گئی۔

اضافی سوالات

سوال نمبر6: نبی کریم ﷺ نے بیماری کے ایام میں نماز کی امامت کس کو سونپی؟

جواب : بیماری کے ایام میں جب آپ ﷺ نماز کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے امامت کے فرائض ادا کیے۔

سوال نمبر7: آپ ﷺ نے اپنی آخری وصیتوں میں کن باتوں کی تاکید فرمائی؟

جواب : آپ ﷺ نے اپنی آخری وصیتوں میں انصار کے ساتھ حسنِ سلوک، نماز کی حفاظت، اور زیر دست افراد (غلاموں اور عورتوں) کے ساتھ حسنِ سلوک کی خصوصی تاکید فرمائی۔

سوال نمبر8: آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین میں کن صحابہ نے حصہ لیا؟

جواب : آپ ﷺ کو غسل دینے میں حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، اور حضرت شقران رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا۔

(ب)اسوۂ رسول ﷺ اور ہماری عملی زندگی

(1)حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بچپن اور جوانی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب : غزوہ حنین میں جب آپ ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا قیدیوں میں شامل تھیں اور انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو آپ ﷺ نے ان کی بڑی عزت افزائی فرمائی۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا کر انہیں احترام سے بٹھایا اور ان کی سفارش پر تمام قیدیوں کو آزاد فرمادیا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

(3)عام الوفود

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ تمام وفود کے ساتھ انتہائی حسنِ سلوک اور شفقت سے پیش آئے۔ آپ ﷺ ان وفود کو مسجدِ نبوی میں ٹھہراتے، ان کے قیام و طعام کا بہترین انتظام فرماتے اور ان کے ساتھ کریمانہ اخلاق کا مظاہرہ کرتے، جس سے متاثر ہو کر وہ اسلام قبول کر لیتے۔

سوال نمبر2: وفود کی آمد نے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

جواب: 9 ہجری میں وفود کی کثرت سے آمد نے اسلام کے پیغام کو پورے جزیرۃ العرب میں پھیلا دیا۔ جو لوگ مسلمان ہوئے انہوں نے خلوص کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی جس کے نتیجے میں پورے کے پورے قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

سوال نمبر3: وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے وقت سکھائے گئے آداب میں سے کوئی سے دو لکھیں۔

جواب: وفد بنو تمیم کی آمد کے موقع پر سورۃ الحجرات نازل ہوئی جس میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کے دو اہم آداب سکھائے گئے:

- اپنی آوازوں کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔
- نبی کریم ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: عام الوفود سے کیا مراد ہے اور یہ کس سال کو کہا جاتا ہے؟

جواب: "عام" کا معنی سال اور "وفود" وفد کی جمع ہے، جس کا مطلب لوگوں کی جماعت ہے۔ "عام الوفود" سے مراد وفود کا سال ہے۔ 9 ہجری میں پورے عرب سے اتنی کثرت سے وفود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔

سوال نمبر5: وفد نجران کے ساتھ مباہلہ کیوں نہ ہو سکا؟

جواب: جب نبی کریم ﷺ اپنے اہل بیت یعنی حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو لے کر مباہلے کے لیے تشریف لائے تو نجران کے وفد کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھ کر مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اگر انہوں نے مباہلہ کیا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

سوال نمبر6: نبی کریم ﷺ نے وفد عبد القیس کے سردار "اشج" کی کن دو خوبیوں کی تعریف فرمائی؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے وفد عبد القیس کے سردار اشج کی دو خوبیوں کو پسند فرماتے ہوئے ان کی تعریف کی: ایک حلم (یعنی جلد بازی نہ کرنا اور معاملات میں غور و فکر کرنا) اور دوسری خوبی وقار۔

---

(4)غزوہ تبوک

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے مثال سخاوت کا مظاہرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار پیش کیے اور ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔

سوال نمبر2: غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی اسلامی لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے اور دیگر زیورات و کپڑے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔

سوال نمبر3: غزوہ تبوک میں منافقین کس طرح بے نقاب ہوئے؟

جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوفزدہ کرنے کی سازشوں میں مصروف تھے۔ منافقین کے سردار عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر لشکر سے واپس لوٹ گیا کہ گرم موسم میں رومیوں سے جنگ لڑنا ممکن نہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو بے نقاب کر دیا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

(3)حقوق العباد(ہمسایوں کے حقوق)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1:ہمسایوں کے دو حقوق بیان کریں۔

جواب: ہمسایوں کے دو بنیادی حقوق یہ ہیں:

- **تکلیف نہ دینا:** اپنے پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ایمان والا نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔
- **بیماری میں عیادت:** جب پڑوسی بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے اور اس کے دکھ درد میں شریک ہوا جائے۔

سوال نمبر2:ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے دو اہم معاشرتی اثرات یہ ہیں:

- **جاں نثاری کا جذبہ:** معاشرے میں جاں نثاری، ہمدردی اور تعاون کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹتے ہیں۔
- **معاشرتی ترقی:** افرادِ معاشرہ ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ اور ریاست ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

سوال نمبر3:ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی کے کوئی سے دو دنیوی و اخروی نقصانات تحریر کریں۔

جواب:

- **دنیوی نقصانات:** ہمسایوں سے بدسلوکی کرنے والا شخص معاشرے میں بدنام ہو جاتا ہے، لوگوں کی حمایت سے محروم رہتا ہے، اور اس کا روحانی سکون تباہ ہو جاتا ہے۔
- **اخروی نقصانات:** ہمسایوں کے حقوق ادا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے اور ایسا شخص جنت میں داخلے سے محروم ہو سکتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، لہٰذا اسلام نے ایک دوسرے کے حقوق مقرر کیے ہیں تاکہ معاشرے میں امن و سکون قائم رہے۔

سوال نمبر5: قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی قسمیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی سورۃ النساء (آیت:36) کی روشنی میں پڑوسی کی تین قسمیں ہیں:

1. رشتہ دار پڑوسی۔
2. قریب رہنے والا پڑوسی (اجنبی پڑوسی)۔
3. پاس بیٹھنے والا (تھوڑی دیر کا پڑوسی)۔

سوال نمبر6: نبی کریم ﷺ نے ہمسایوں کے حقوق کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ہمسایوں کے حقوق پر بہت زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔

---

(4)سود کی حرمت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: قرآن و سنت کی روشنی میں سود کی حرمت کے احکام بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے اور اسے سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے" (سورۃ البقرۃ:275)۔ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، اس پر گواہ بننے اور اسے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

سوال نمبر2: سود کے دنیوی و اخروی نقصانات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب:

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

- سپہ سالار: آپ ایک کامیاب اور نڈر سپہ سالار تھے۔

سوال نمبر 5: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا اور وہاں پر کون سی اصلاحات متعارف کروائیں؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اجازت سے چار ہزار مجاہدین کے ساتھ مصر پر حملہ کیا۔ آپ نے کئی شہر فتح کیے اور 21 ہجری میں اسکندریہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ فتح کے بعد آپ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد مقرر کیے، اور فسطاط (موجودہ قاہرہ) شہر کی بنیاد رکھی۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 6: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: "عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3845)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ آپ کے والد غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں شرکت کی۔

سوال نمبر 2: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟

جواب: والد کی شہادت کے بعد وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی۔ آپ ﷺ ان کے باغ میں تشریف لائے، کھجوروں کے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور تقسیم کا حکم دیا۔ اللہ کی برکت سے تمام قرض ادا ہو گیا اور کھجوریں پھر بھی بچ گئیں۔

سوال نمبر 3: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہنوں کی تربیت کا کیا اہتمام فرمایا؟

جواب: والد کی شہادت کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہنوں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔ انہوں نے صرف اس وجہ سے ایک بیوہ سے نکاح کیا تاکہ وہ ان کی بہنوں کی بہتر تربیت اور دیکھ بھال کر سکیں، جو ان کی ذمہ داری اور ایثار کی بہترین مثال ہے۔

سوال نمبر 4: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو علمِ حدیث سے گہرا شغف تھا۔ آپ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کا سفر کر کے شام تک گئے۔ آپ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ آپ مسجدِ نبوی میں درسِ حدیث دیتے تھے اور دور دراز سے لوگ آپ سے علم حاصل کرنے آتے تھے۔ آپ کا ایک مجموعہ احادیث "صحیفہ جابر" کے نام سے مشہور ہے۔

سوال نمبر 5: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جوشِ ایمانی، جراتِ اظہارِ حق، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اور اتباعِ سنت جیسی اعلیٰ اخلاقی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ نے غزوات میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور نہایت سادہ زندگی گزاری۔

سوال نمبر 6: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو علم حاصل کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ وہ ایک حدیث سننے کے لیے مدینہ سے شام تک کا طویل سفر کر کے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ یہ واقعہ ان کی علم دوستی اور حدیث سے محبت کی لازوال مثال ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 7: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد نے شہادت سے پہلے کیا وصیت کی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اگر وہ شہید ہو جائیں تو ان کا قرض ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: صلہ رحمی سے جب رشتہ دار ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں، دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں اور باہمی محبت کو فروغ دیتے ہیں تو اس سے خاندانی نظام میں مضبوطی اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس قطع رحمی سے خاندان بکھر جاتے ہیں اور معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 5: "قطع رحمی" سے کیا مراد ہے؟ جواب: قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا، ان سے تعلقات توڑ لینا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا "قطع رحمی" کہلاتا ہے۔ اسلام میں اسے سخت ناپسند کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 6: نبی کریم ﷺ نے حقیقی صلہ رحمی کرنے والا کسے قرار دیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حقیقی صلہ رحمی کرنے والا اسے قرار دیا ہے جو تعلق توڑنے والے سے بھی تعلق جوڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ "جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں۔"

سوال نمبر 7: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے کس وصف کو ان کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا؟

جواب: پہلی وحی کے بعد جب نبی کریم ﷺ پریشان تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے آپ ﷺ کے جن اوصاف کا ذکر کیا، ان میں سے ایک اہم وصف صلہ رحمی بھی تھا۔ وہ جانتی تھیں کہ آپ ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اپنے رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

(5) خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟

جواب: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

سوال نمبر 2: دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے والے کو جنت میں اپنے ساتھ ہونے کی بشارت دی۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ (بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے والا) قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔

سوال نمبر 3: معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں کون سے اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

جواب: معاشرتی زندگی میں ہمیں خواتین کا احترام کرنا چاہیے، ان پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے اور ان کا مذاق اڑانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ عوامی مقامات پر شرم و حیا اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ملازمت پیشہ خواتین کا خاص طور پر احترام کرنا چاہیے کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے بڑھ کر کام کر رہی ہوتی ہیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (سورۃ النساء: 19)۔ ترجمہ: "اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرو۔"

سوال نمبر 5: نبی کریم ﷺ نے ماں کی خدمت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ماں کو حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار قرار دیا اور ایک موقع پر ارشاد فرمایا: "ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔" سنن نسائی: 3106

سوال نمبر 6: عہدِ نبوی میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کے کیا مواقع میسر تھے؟

جواب: عہدِ نبوی میں خواتین تعلیم کے حصول میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔ ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک دن مقرر فرمایا جس میں آپ ﷺ ان سے ملاقات فرماتے اور انہیں تعلیم دیتے۔

(6) اندازِ تربیت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: نبی کریم ﷺ تربیت کے لیے کون سے طریقے اختیار کرتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر 5: اسلامی ریاست کی طرف سے افواج اور ان کے سپہ سالاروں کو کون سی ہدایات جاری کی جاتی تھیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: اسلامی حکومت میں افواج اور سپہ سالاروں کو ہدایت تھی کہ جنگ میں پہل نہ کریں، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کریں، عبادت گاہوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچائیں، اور ہتھیار ڈال دینے والوں کو امان دیں۔ یہ ہدایات اسلام کے جنگی اصولوں کی عکاسی کرتی ہیں، جن میں انسانیت اور عدل کو فوقیت دی جاتی ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 6: ریاست کے بنیادی اجزاء کون سے ہیں؟

جواب: علم سیاسیات کی رو سے ریاست کے بنیادی اجزاء میں علاقہ، آبادی، قانون اور قوتِ نافذہ (حکومت) شامل ہیں۔ اسلامی ریاست میں ان کے ساتھ "حاکمیتِ الٰہیہ" کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 7: اسلامی ریاست میں عدالتی نظام کیسا تھا؟

جواب: اسلامی ریاست میں عدالتی نظام بہت مضبوط تھا۔ ریاستِ مدینہ میں نبی کریم ﷺ خود قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ بعد میں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے جید صحابہ کو قاضی مقرر کیا گیا تاکہ عدل و انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔

---

(6) جہاد فی سبیل اللہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

جواب: قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کی بہت زیادہ ضرورت و اہمیت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان عبادت ہے جس میں مسلمان اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنا مال اور جان قربان کرتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاد کو فرض قرار دیا گیا ہے (سورۃ البقرۃ: 216) اور جہاد کرنے والوں کو اللہ کے نزدیک عظیم درجہ دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 2: جہاد کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے جہاد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے بارے میں کوئی ارادہ کیا تو وہ نفاق کے شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے۔" (صحیح مسلم: 1910) یہ حدیث جہاد کی نیت اور ارادے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

سوال نمبر 3: "پیغامِ پاکستان" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: "پیغامِ پاکستان" 2018ء میں جاری کیا گیا ایک متفقہ فتویٰ ہے جس پر 1800 سے زائد علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ میں دہشت گردی، خون ریزی، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد دہشت گردی کے خلاف قومی بیانیہ تشکیل دینا اور معاشرے سے انتہا پسندی کا خاتمہ کرنا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: جہاد کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب: جہاد کے لغوی معنی "کوشش کرنا" ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں، جہاد سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جان و مال کو وقف کر دینا ہے۔ اس کا مقصد معاشرے سے ظلم و بربریت کا خاتمہ اور امن و سلامتی کا قیام ہے۔

سوال نمبر 5: جہاد کی کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: جہاد کی مختلف اقسام ہیں، جن میں جہاد بالنفس (اپنے نفس کے خلاف جدوجہد)، جہاد بالمال (مال سے جہاد)، جہاد بالقلم (قلم سے جہاد)، جہاد باللسان (زبان سے جہاد)، اور جہاد بالسیف (تلوار سے جہاد) شامل ہیں۔

سوال نمبر 6: عملی جہاد (قتال) کا حکم کون دے سکتا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیمات اور "پیغامِ پاکستان" کے مطابق، عملی جہاد (قتال) کا حکم صرف ریاست اور حاکمِ وقت ہی دے سکتا ہے۔ ریاست کی اجازت کے بغیر کسی فرد یا گروہ کو مسلح جدوجہد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

(3)حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت وایثار

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

جواب :ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے اتنی بکریاں دینے کا حکم دیا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتیں۔ وہ شخص اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔

سوال نمبر2: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کی سخاوت کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب :ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روزے سے تھے،افطار کے وقت ایک سائل نے دستک دی تو انہوں نے سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔

سوال نمبر3: غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ فرمایا؟

جواب : غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی ترغیب پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بے مثال سخاوت کا مظاہرہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گھر کا نصف مال،اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیکڑوں اونٹ، گھوڑے اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: سخاوت اور ایثار میں کیا فرق ہے؟

جواب :اللہ کی رضا کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی ضرورت اور حاجت کے باوجود دوسروں پر خرچ کرے تو یہ ایثار کہلاتا ہے، جو سخاوت کی بہترین قسم ہے۔

سوال نمبر5: سخاوت کا وسیع مفہوم کیا ہے؟

جواب : سخاوت صرف مال و دولت خرچ کرنے کا نام نہیں، بلکہ علم، صحت اور وقت جیسی نعمتوں میں بھی سخاوت کی جا سکتی ہے۔ کسی کو علمی بات بتانا، کسی بیمار یا پریشان حال شخص کو وقت دینا، یا کسی کمزور کی مدد کرنا بھی سخاوت کی صورتیں ہیں۔

سوال نمبر6: سخاوت کے معاشرتی فوائد کیا ہیں؟

جواب : سخاوت سے معاشرے کے غریب اور نادار افراد کی مدد ہوتی ہے، جس سے معاشرتی فلاح و بہبود کو فروغ ملتا ہے۔ اس سے انسان کے دل سے مال کی محبت ختم ہوتی ہے، اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے، بلائیں ٹلتی ہیں اور ایمان کامل ہوتا ہے۔

(4)صلہ رحمی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو کس طرح صلہ رحمی کی ترغیب دیتے تھے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے واقعے کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب : نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلہ رحمی کی بہت ترغیب دیتے تھے۔ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک خوبصورت باغ اللہ کی راہ میں وقف کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ یہ باغ اپنے غریب رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیں،تا کہ صلہ رحمی کا حق ادا ہو۔

سوال نمبر2: صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

جواب :صلہ رحمی کی دو اہم صورتیں یہ ہیں:

- رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنا، ان کے دکھ درد اور خوشی غمی میں شریک ہونا۔
- اگر رشتہ دار مالی طور پر کمزور ہوں تو صدقہ و خیرات اور دیگر طریقوں سے ان کی مدد کرنا۔

سوال نمبر3: صلہ رحمی کے دو فوائد اور قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب :**صلہ رحمی کے فوائد** :اس سے رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت ہوتی ہے، افراد میں باہمی محبت بڑھتی ہے اور خاندانی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

قطع رحمی کے نقصانات : قطع رحمی کرنے والوں پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی، معاشرے میں نفرت اور دشمنی پروان چڑھتی ہے اور خاندانی استحکام ختم ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر4: صلہ رحمی خاندانی نظام کے استحکام کا باعث ہے، اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

- **دنیوی نقصانات:** سود سے معاشرے میں معاشی عدم مساوات بڑھتی ہے، غریب مزید غریب اور امیر مزید امیر ہوتا ہے۔ اس سے محنت کی عظمت ختم ہوتی ہے اور معاشرہ بے روزگاری اور جرائم کا شکار ہو جاتا ہے۔
- **اخروی نقصانات:** سود کھانے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے والا ہے۔ آخرت میں اسے ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

سوال نمبر 3: سود کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: سود کے چار معاشرتی نقصانات یہ ہیں:

- اس سے معاشرے میں خود غرضی، سنگ دلی اور لالچ جیسے منفی جذبات فروغ پاتے ہیں۔
- دولت چند ہاتھوں میں محدود ہو کر رہ جاتی ہے، جس سے طبقاتی تقسیم بڑھتی ہے۔
- مقروض شخص سود کے بوجھ تلے دب کر جرائم یا خودکشی پر مجبور ہو سکتا ہے۔
- سودی معاملات کی وجہ سے آئے روز لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت کا بازار گرم رہتا ہے۔

سوال نمبر 4: سودی لین دین کی ممانعت کی حکمت واضح کریں۔ ج

واب: سودی لین دین کی ممانعت میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اس سے معاشرے کو معاشی استحصال سے بچایا جائے۔ سود کی وجہ سے پورا معاشرہ ترقی نہیں کرتا بلکہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جاتی ہے۔ اس کی ممانعت سے معاشرے میں ہمدردی، بھائی چارے اور محنت کی عظمت کو فروغ ملتا ہے، جس سے ایک منصفانہ اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 5: سود کی تعریف کریں۔

جواب: سود کو عربی زبان میں "ربوا" کہتے ہیں، جس کا معنی ہے اضافہ یا بڑھوتری۔ اصطلاح میں، قرض دے کر اس پر کوئی مشروط اضافہ یا نفع لینا سود کہلاتا ہے، خواہ وہ روپے کی شکل میں ہو یا کسی اور فائدے کی صورت میں۔

سوال نمبر 6: "ربا الفضل" سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے چھ چیزوں یعنی سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک وغیرہ کے سودے میں اُدھار اور اضافے کو ممنوع قرار دیا۔ اسی کو "ربا الفضل" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 7: قرض حسنہ کی کیا فضیلت ہے؟ جواب: اللہ کی رضا کے لیے کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بغیر نفع کے جو قرض دیا جاتا ہے، اسے "قرض حسنہ" کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ دینے والے کو دس گنا اور قرض دینے والے کو اٹھارہ گنا اجر ملتا ہے۔

---

(5) اسلامی ریاست

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی ریاست کے اغراض و مقاصد بیان کریں۔

جواب: قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد اللہ کے حکم اور قانون کا نفاذ ہے تاکہ لوگ اپنی زندگیاں اللہ کی رضا کے مطابق گزار سکیں۔ اس کے اغراض و مقاصد میں نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، عدل و انصاف کا قیام، اور مخلوقِ خدا کی فلاح و بہبود شامل ہے۔

سوال نمبر 2: اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو دیے گئے حقوق میں سے کوئی سے تین حقوق بیان کریں۔

جواب: اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو بہت سے حقوق حاصل ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں:

- **جان، مال اور عزت کا تحفظ:** اسلامی ریاست غیر مسلموں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔
- **مذہبی آزادی:** انھیں اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنی عبادت گاہوں میں جانے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔
- **یکساں شہری حقوق:** وہ ریاست کے یکساں شہری ہیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔

سوال نمبر 3: اسلامی ریاست کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: اسلامی ریاست کی نمایاں خصوصیات میں حاکمیتِ الٰہیہ، عدل و انصاف کا قیام، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اور فلاحی نظام کا ہونا شامل ہے۔ اس میں قانون کی بنیاد قرآن و سنت پر ہوتی ہے، تمام شہریوں کو بنیادی حقوق حاصل ہوتے ہیں، اور ریاست کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول اور مخلوق کی خدمت ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: اسلامی ریاست کا بہترین ماڈل "ریاست مدینہ" ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: ریاستِ مدینہ اسلامی ریاست کا بہترین ماڈل ہے کیونکہ اس کی بنیاد خود نبی کریم ﷺ نے رکھی تھی۔ اس ریاست میں مسجدِ نبوی کو مرکزی سیکریٹریٹ کا درجہ حاصل تھا، مواخات کے ذریعے امدادِ باہمی کا نظام قائم کیا گیا، اور میثاقِ مدینہ کے تحت تمام شہریوں کو، خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، یکساں حقوق اور تحفظ فراہم کیا گیا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود رہا، جو آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتقل ہوا اور ان کی شہادت کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحویل میں آگیا۔

(ب) حفاظت و تدوین حدیث (دورِ اول)

(مشقی مختصر سوالات کے جوابات)

1. **حدیث کے معنی و مفہوم بیان کریں۔**

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کو حدیث قولی اور آپ ﷺ کے عمل کو حدیث فعلی کہتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی عمل کیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اسے حدیث تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور الفاظ نبی کریم ﷺ کے ہوں تو اسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔

2. **دور نبوی میں حفاظت حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔**

دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث مبارکہ کو تین بڑے ذرائع سے محفوظ کیا جن میں انہوں نے احادیث مبارکہ کو حفظ کیا، لکھ لیا اور اس کے مطابق عمل کر کے احادیث کو محفوظ کیا۔ تحریری صورت میں محفوظ کرنے کی حوصلہ افزائی خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی۔

3. **صحاح ستہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔**

صحاح ستہ میں موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ شامل ہیں۔

(اضافی اہم سوالات اور ان کے جوابات)

1. **حدیث شریف کی تدوین سے کیا مراد ہے؟**

تدوین حدیث سے مراد احادیث مبارکہ کو جمع کرنا اور انہیں کتابی شکل دینا ہے۔

2. **نبی کریم ﷺ نے احادیث کو ذہن نشین کرنے اور محفوظ کرنے والوں کے لیے کیا دعا فرمائی؟**

نبی کریم ﷺ نے حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا دی کہ "اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور اسے لوگوں تک پہنچایا" (سنن ابی داؤد: 3660)۔

3. **حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا والی بنا کر بھیجا تو کون سے احکام لکھوا کر دیے؟**

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انہیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکام لکھوا کر دیے۔ اسی طرح زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھی تفصیلی احکام لکھوا کر دیے۔

4. **صحیفہ صادقہ کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتب کیا تھا؟**

صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا، جو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ تھا۔

5. **سرکاری سطح پر جمع و تدوین حدیث کا سلسلہ کس کے دور میں شروع ہوا؟**

سرکاری سطح پر جمع و تدوین حدیث کا سلسلہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دور میں شروع ہوا۔

6. **جمع و تدوین حدیث کی تحریک کو اوج کمال تک پہنچانے کا اعزاز کن کے سر ہے؟**

جمع و تدوین حدیث کی تحریک کو اوج کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالک رحمہ اللہ اور صحاح ستہ کے مؤلفین کے سر ہے۔

7. **قرآن مجید کے بعد ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ کیا ہے؟**

پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد احادیث مبارکہ ہی ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ" (سورۃ الحشر: 7)۔

(ج) احادیث نبویہ

(مشقی مختصر سوالات کے جوابات)

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

سوال نمبر2: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدے کا نام اور اس کے اہم نکات تحریر کریں۔

جواب: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے ہونے والے معاہدے کا نام "حلف الفضول" تھا۔ اس کے اہم نکات یہ تھے کہ ملک سے بدامنی کو دور کیا جائے گا، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کی جائے گی، اور کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔

سوال نمبر3: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی کس نشانی نے اسلام کی طرف ترغیب دلائی؟

جواب: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا بچپن میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلنا مجھے یاد ہے۔ آپ ﷺ اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ کرتے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی اسی نشانی نے انہیں اسلام کی طرف راغب کیا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: نبی کریم ﷺ کی پرورش کس کس نے کی؟

جواب: آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل والد کا انتقال ہو گیا۔ پیدائش کے بعد والدہ حضرت آمنہ نے پرورش کی۔ پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس چار سال رہے۔ چھ سال کی عمر میں والدہ کا انتقال ہوا تو دادا حضرت عبدالمطلب نے اور ان کی وفات کے بعد چچا حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔

سوال نمبر5: "حلف الفضول" کی اہمیت نبی کریم ﷺ کی نظر میں کیا تھی؟

جواب: "حلف الفضول" معاہدہ نبی کریم ﷺ کو اس قدر پسند تھا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

سوال نمبر6: اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم ﷺ کے دوست کون تھے؟

جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت حکیم بن حزام، اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہم سرِفہرست تھے۔ یہ تمام احباب نہایت باوقار اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔

(2) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذوقِ عبادت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: نبی کریم ﷺ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ عبادت کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ نماز میں کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتے۔ جب آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

سوال نمبر2: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے، پھر اٹھ کر قیام کرتے۔ سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ جب فجر کی اذان سنتے تو تیزی سے نماز کی تیاری فرماتے۔

سوال نمبر3: نبی کریم ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نصیحت کی؟

جواب: جب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رات بھر عبادت کرتے ہیں اور ہر دن روزہ رکھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ ایسا نہ کرو۔ عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیونکہ تمہارے جسم، آنکھوں اور بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر4: نبی کریم ﷺ نے نماز کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ ﷺ نے نماز کو اپنی "آنکھوں کی ٹھنڈک" قرار دیا۔

سوال نمبر5: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ ﷺ کا کیا معمول ہوتا تھا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

سوال نمبر6: عبادت میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادت میں میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور اپنی ذاتی ضروریات کا بھی خیال رکھے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

حصہ دوم: روزہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: صوم کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: "صوم" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "رک جانا" یا "بچ جانا" ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں، "صوم" یا "روزہ" اس عبادت کو کہتے ہیں جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک اللہ کی رضا کے لیے کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے رُکا رہتا ہے۔

سوال نمبر 2: رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔ جواب: رمضان المبارک کے بہت سے مسنون اعمال ہیں، جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. **سحری کرنا:** نبی کریم ﷺ نے سحری کرنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔
2. **اعتکاف کرنا:** رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرماتے تھے۔

سوال نمبر 3: روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ جواب: روزے کے روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ گہرے معاشرتی فوائد بھی ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **غریبوں سے ہمدردی:** جب انسان خود بھوک پیاس برداشت کرتا ہے تو اسے معاشرے کے غریب اور نادار لوگوں کی بھوک کا احساس ہوتا ہے، جس سے اس کے دل میں ہمدردی اور غمخواری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
2. **معاشی مساوات:** رمضان میں لوگ کثرت سے زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے دولت گردش میں آتی ہے، غریبوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور امیر و غریب کا فرق کم ہوتا ہے۔

اضافی اہم سوال

سوال نمبر 4: روزے کا اصل مقصد کیا ہے اور یہ کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: قرآن مجید کے مطابق روزے کا اصل اور اولین مقصد "تقویٰ" یعنی پرہیزگاری کا حصول ہے۔ یہ مقصد صرف بھوکا پیاسا رہنے سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اللہ کی نافرمانی سے روکے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق، "جو شخص (روزے کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں"۔ لہٰذا تقویٰ تب حاصل ہوتا ہے جب انسان کھانے پینے کے ساتھ ساتھ جھوٹ، غیبت، لڑائی جھگڑے اور تمام برے کاموں سے بھی پرہیز کرے۔

AL-BASHEER Academy

حصہ سوم: زکوٰۃ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: زکوٰۃ و عشر میں فرق لکھیں۔ جواب: زکوٰۃ اور عشر دونوں فرض عبادات ہیں لیکن ان میں کچھ فرق پایا جاتا ہے:

- **نوعیت:** زکوٰۃ مال کا حق ہے (مثلاً سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت)، جبکہ عشر زمینی پیداوار کا حق ہے۔
- **وقتِ ادائیگی:** زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مال پر ایک سال کا گزرنا ضروری ہے، جبکہ عشر میں سال گزرنا شرط نہیں، بلکہ فصل کی کٹائی کے وقت اس کا حق ادا کرنا لازم ہے، چاہے سال میں دو فصلیں ہی کیوں نہ ہوں۔

سوال نمبر 2: زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔ جواب: زکوٰۃ و عشر کی فرضیت میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ قرآن مجید کے مطابق اس کا بنیادی مقصد مال کو پاک کرنا اور نفس کا تزکیہ کرنا ہے۔ جب انسان اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے تو اس کا دل مال کی محبت، بخل اور حرص جیسی باطنی بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ معاشرتی سطح پر اس کی حکمت دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکنا اور معاشرے کے غریب طبقے کی مدد کرنا ہے تاکہ ایک فلاحی اور متوازن معاشرہ تشکیل پا سکے۔

سوال نمبر 3: اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ و عشر کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: زکوٰۃ و عشر کو اسلام کے معاشی نظام میں روح کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ نظام دولت کو گردش میں رکھتا ہے اور اسے صرف امیروں تک محدود رہنے نہیں دیتا، جس سے منصفانہ تقسیم کو فروغ ملتا ہے۔ اس نظام سے غربت، بے روزگاری اور گداگری کا خاتمہ ہوتا ہے، طبقاتی فرق کم ہوتا ہے اور ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں جرائم اور ظلم میں کمی آتی ہے۔

اضافی اہم سوال

سوال نمبر 4: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ جواب: زکوٰۃ کے لیے مال کی وہ کم سے کم مقدار جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے "نصاب" کہلاتی ہے۔ مختلف اموال کا نصاب یہ ہے:

- **سونا:** ساڑھے سات (7.5) تولے سونا۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: نبی کریم ﷺ کا اندازِ تربیت انتہائی حکمت اور بصیرت پر مبنی تھا۔ آپ ﷺ مخاطب کی ذہنی سطح، استعداد اور نفسیات کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص سے، جو قیامت کے بارے میں پوچھ رہا تھا، یہ سوال کیا کہ "تم نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟" اس سوال سے آپ ﷺ نے اس کی توجہ اصل مسئلے کی طرف مبذول کرائی۔

سوال نمبر 2: نبی کریم ﷺ اصلاح و تربیت کے لیے کس طرح گفتگو فرماتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ اصلاح و تربیت کے لیے زیادہ لمبے وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے اور بڑی بڑی باتوں کو مختصر اور جامع کلمات میں بیان فرما دیتے تھے۔ اگر کسی سے غلطی ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کا نام لیے بغیر عمومی انداز میں نصیحت فرماتے تاکہ اسے شرمندگی نہ ہو اور وہ بات قبول کر لے۔

سوال نمبر 3: نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ ایک بار آپ ﷺ نے ایک مزدور کے ہاتھوں پر محنت کے نشانات دیکھ کر شفقت سے اس کے ہاتھ چوم لیے، تاکہ اس کی محنت کی قدر افزائی ہو اور اس کے دل میں محبت پیدا ہو۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: نبی کریم ﷺ کے اندازِ تربیت کا بنیادی اصول کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے اندازِ تربیت کا بنیادی اصول یہ تھا کہ آپ ﷺ پہلے خود عمل کر کے دکھاتے تھے، جس کے بعد لوگ اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیتے تھے۔ آپ ﷺ کا عمل آپ ﷺ کے قول کی بہترین تفسیر ہوتا تھا۔

سوال نمبر 5: "جوامع الکلم" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "جوامع الکلم" سے مراد جامع کلمات ہیں، یعنی بڑی بڑی باتوں کو مختصر اور پراثر الفاظ میں بیان کر دینا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو عطا کی گئی ایک خصوصی صفت تھی۔

سوال نمبر 6: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت آپ ﷺ نے تدریج کے اصول کی وضاحت کیسے فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ پہلے اہلِ کتاب کو توحید و رسالت کی دعوت دینا، جب وہ مان لیں تو انہیں پانچ نمازوں کا حکم دینا، اور جب وہ اسے بھی تسلیم کر لیں تب انہیں زکوٰۃ کا حکم دینا۔ اس طرح آپ ﷺ نے دین کے احکام بتدریج سکھانے کی تعلیم دی۔

فراہم کردہ فائل میں موجود باب چہارم سے آخر تک کے تمام موضوعات کے مشقی اور اضافی مختصر سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

باب 4: اخلاق و آداب

(1) شکر و قناعت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: نبی کریم ﷺ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ شکر گزاری کا عملی نمونہ تھے۔ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ ﷺ فوراً "الحمد للہ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ آپ ﷺ رات بھر نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا، جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"۔

سوال نمبر 2: بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: بددیانتی اور دھوکا دہی سے معاشرے میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف انسان کی عزت اور وقار ختم ہو جاتا ہے بلکہ وہ اللہ کی رحمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور معاشرہ امن و سکون سے خالی ہو جاتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 3: شکر اور قناعت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا اور قدر پہچاننا ہے جبکہ قناعت کا مطلب قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاح میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جائے، وہ اس پر راضی رہے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

سوال نمبر 4: قرآن مجید میں شکر کرنے والوں کے لیے کیا وعدہ ہے؟

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات کا ایک مجموعہ جمع کیا جسے "صحیفہ صادقہ" کہا جاتا ہے۔ آپ سے 700 کے قریب احادیث مروی ہیں۔ آپ علم و فضل میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے اور عبرانی زبان پر بھی عبور رکھتے تھے۔ دور دراز سے لوگ آپ کے حلقہ درس میں شرکت کے لیے آتے تھے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 6: "صحیفہ صادقہ" کیا ہے؟

جواب: "صحیفہ صادقہ" نبی کریم ﷺ کے ارشادات کا وہ مجموعہ ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے خود آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے سن کر تحریر فرمایا تھا۔ یہ تدوینِ حدیث کی ابتدائی کوششوں میں سے ایک ہے۔

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو امیہ تھی۔ آپ نے غزوہ احد کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ آپ شجاعت و بہادری اور جرات میں مشہور تھے اور آپ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے کئی سفارتی اور عسکری مہمات میں حصہ لیا۔

سوال نمبر 2: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 6 ہجری میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے آپ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

سوال نمبر 3: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے 20 احادیث مروی ہیں جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص تھا۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ نے بچپن ہی میں سپہ گری اور شہسواری کا فن سیکھا تھا اور تجارت میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

سوال نمبر 2: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے 8 ہجری میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر نبی کریم ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: "مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

سوال نمبر 3: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو عمان میں سفیر بنا کر بھیجا، جہاں آپ نے وہاں کے حاکم کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ خلافتِ راشدہ میں بھی آپ نے رومی اور ایرانی وفود سے مذاکرات میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال نمبر 4: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے چار نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کے چار نمایاں اوصاف یہ تھے:

- **بہترین منتظم:** آپ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔
- **قادر الکلام خطیب:** آپ خوش گفتار اور قادر الکلام خطیب تھے۔
- **سیاست دان:** آپ ایک ذہین سیاست دان تھے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.

- **یمین لغو:** روزمرہ کی گفتگو میں اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن واقعے کا اس طرح نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا ہے۔

سوال نمبر 3: جھوٹی قسم کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: جھوٹی قسم کھانے کے دو بڑے نقصانات یہ ہیں:

- یہ گناہ کبیرہ اور انسانیت کو دھوکا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت ایسے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔
- جھوٹی قسم انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتی ہے اور معاشرے میں بداعتمادی کی فضا قائم کرتی ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 4: قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص جائز کام سے رکنے کی قسم کھالے اور اسے توڑنے میں بھلائی ہو تو اسے قسم توڑ دینی چاہیے اور کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا، یا انہیں لباس پہنانا، یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔

سوال نمبر 5: کن چیزوں کی قسم کھانا منع ہے؟

جواب: اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا منع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تمہیں اپنے آباواجداد کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔

(2) گواہی کے احکام و مسائل

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن وسنت کی روشنی میں گواہی کی فرضیت واہمیت بیان کریں۔ جواب: اسلام میں گواہی دینا ایک امانت کی طرح ہے اور اس کی فرضیت و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے کہ جب بھی گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں (سورۃ البقرۃ: 282)۔ سنتِ نبوی ﷺ میں بھی جھوٹی گواہی کو بت پرستی کے برابر قرار دیا گیا ہے، جو اس کی اہمیت اور فرضیت کو واضح کرتا ہے۔

سوال نمبر 2: عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

جواب:

- **عینی شہادت:** جب گواہ کسی واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی گواہی دے تو اسے "عینی شہادت" کہتے ہیں۔
- **سمعی شہادت:** جب گواہ کسی چیز یا بات کو سن کر اس کی شہادت دے تو اسے "سمعی شہادت" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 3: جھوٹی گواہی دینے اور گواہی چھپانے کی وعید بیان کریں۔ جواب: اسلام میں جھوٹی گواہی دینے اور گواہی چھپانے پر سخت وعید ہے۔ جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں گواہی چھپانے والے کے دل کو گناہ گار کہا گیا ہے (سورۃ البقرۃ: 283)۔ جھوٹی گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور معاشرے میں ظلم اور بدامنی پھیلتی ہے۔

سوال نمبر 4: سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب:

- **سچی گواہی کے اثرات:** سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے، بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں اور رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہوتا ہے۔
- **جھوٹی گواہی کے اثرات:** جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، معاشرے میں دشمنیاں اور بے سکونی پیدا ہوتی ہے، اور معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہو جاتا ہے۔

اضافی سوالات

سوال نمبر 5: گواہی کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: گواہی دینا ایک اعلیٰ منصب ہے، اس لیے گواہ کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان، عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اسلام میں دو مرد گواہوں کی گواہی کو معتبر مانا جاتا ہے، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 6: گواہی کب فرض ہو جاتی ہے؟

جواب: جب کسی معاملے میں گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور صرف دو گواہ موجود ہوں تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے اور اسے چھپانا جائز نہیں۔ اگر بہت سے لوگ معاملے سے باخبر ہوں تو گواہی دینا مستحب کے درجے میں آ جاتا ہے۔

RUFF.PK
Learn Smart. Grow Fast.